بیت اللہ کے اندر پیدا ہونے والے ایک صحابیِ رسولؓ

از: مفتی محمد راشد ڈسکوی
رفیق شعبۂ تصنیف وتالیف، واستاذ جامعہ فاروقیہ، کراچی

سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی جماعت کے ہر ہر پھول کی خوش بو اور صفات ایک دوسرے سے جدا جدا ہیں، ہر ہر صحابی اپنی مخصوص صفت کی وجہ سے اپنا ایک مخصوص امتیاز اور پہچان رکھتے تھے، اسی گل دستے کے ایک پھول کا نام ''حکیم بن حزام'' بھی ہے، ان صاحب کی ایک پہچان اور خصوصیت ایسی ہے، جس سے کوئی اور متصف نہیں ہے؛ اور وہ ہے ''ان کا بیت اللہ کے اندر پیدا ہونا''۔

کعبہ میں پیدائش کا قصہ

قصہ کچھ اس طرح ہوا کہ واقعۂ فیل سے تیرہ سال قبل کا دور تھا، ان کی والدہ حاملہ تھیں، وقتِ ولادت قریب تھا، زیارتِ کعبہ کے لیے تشریف لے گئیں تو حصولِ برکت کی نیت سے اندر داخل ہوگئیں، وہاں دردِ زہ شروع ہوگیا اور اندر ہی ایک چمڑے پر حضرت حکیم پیدا ہوگئے۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ خود فرماتے ہیں کہ جب نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا عبد المطلب نے اپنی نذر ومنّت کی بنا پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ''عبد اللہ'' کو قربان کرنا چاہا تو اس وقت میں سمجھ بوجھ رکھنے والا بچہ تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تعلق

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نبوت کا دعوی کرنے سے پہلے ہی یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست تھے اور دعویٰ نبوت کے بعد بھی انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی سابقہ دوستی اور محبت میں کوئی کمی نہیں آنے دی، بعثت کے دعویٰ کے بعد جب قریش مکہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پورے خاندان (بنو ہاشم اور

بنومطلب) سے بائیکاٹ کیا اور ان کو شعب ابی طالب میں محصور کردیا اور ان سے ہر طرح کے لین دین کی مقاطعت کرلی ؛ تو اس وقت بھی حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ ملکِ شام کی طرف سے آنے والے تجارتی قافلوں سے خاموشی کے ساتھ سامان خرید کر آپ ﷺ اور اپنی پھوپی حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے اکرام میں آپ ﷺ اور آپ کے پورے قبیلے والوں میں تقسیم کر دیتے تھے۔

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو آپ نے ہی خریدا ہوا تھا، آپ سے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے خریدا اور آپ ﷺ کو ہدیہ دے دیا اور آپ ﷺ نے انھیں آزاد کردیا۔

آپ کے اسلام لانے کا زمانہ

لیکن انہوں نے اسلام بہت تاخیر سے قبول کیا، حتی کہ فتحِ مکہ کے موقعہ پر اسلام میں داخل ہوئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے لیے نکلے تو یہ اور ابوسفیان سردارانِ مکہ کی طرف سے بطورِ جاسوس مسلمانوں کے لشکر کی طرف نکلے تھے، اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے سفیان کے لیے امان حاصل کرلی، اسی سبب سے حضرت سفیانؓ مسلمان بھی ہوگئے۔ پھر دوسرے دن صبح کے وقت حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بھی خدمتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوکر مشرف بہ اسلام ہوے۔ اس وقت جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تالیفِ قلب میں یہ اعلان کروایا کہ جو شخص بھی ''حکیم بن حزام'' کے گھر داخل ہوگیا، اسے بھی امان ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے ساتھ غزوۂ حنین میں شرکت

اس کے بعد انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ کے ساتھ شریک ہوکر غزوۂ حنین میں حصہ لیا۔ جب کہ اسلام لانے سے قبل یہ کفار کی طرف سے مسلمانوں کے خلاف غزوۂ بدر میں بھی شریک ہوئے تھے، اس غزوہ میں یہ آپ ﷺ کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں قتل ہونے سے بمشکل بچ پائے تھے، مسلمان ہو جانے کے بعد اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جب بھی قسم کھاتے تو اس طرح کہتے: ''اس ذات کی قسم! جس نے مجھے بدر کے دن قتل ہونے سے بچالیا تھا''۔

آپ کا استغناءِ نفس

اسی غزوۂ حنین کا قصہ ہے کہ جب مالِ غنیمت تقسیم ہوا تو آپ ﷺ نے انھیں تالیفِ قلب کے لیے ایک سو اونٹ عطا فرمائے، انہوں نے مزید کا مطالبہ کیا، آپ ﷺ نے اور عطا فرمادیے، انہوں نے مزید اور کا بھی مطالبہ کیا، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے حکیم! یہ مال بظاہر شیریں چیز ہے؛ لیکن جس نے اسے دل کی بے نیازی کے ساتھ لیا، اس شخص کو اس مال میں برکت دی جائے گی اور جس نے اسے نفسانی خواہش کے ساتھ لیا تو اس کے لیے اس میں برکت نہیں ہوگی اور وہ شخص اس طرح ہوگا کہ اسے استعمال کرے گا؛ لیکن وہ سیر نہیں ہوگا''۔اس پر انہوں نے قسم کھالی کہ قسم ہے اس ذات پاک کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا، میں آپ کے بعد کسی کا بھی احسان قبول نہیں کروں گا؛ چناں چہ انہوں نے آپ ﷺ کے بعد کبھی کسی کا احسان قبول نہیں کیا، آپ علیہ الصلاۃ والسلام کے دور کے بعد خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے دور گذرے، وہ حضرات فتوحات کے مواقع پر آپ کو کوئی پیش کش کرتے تو آپ انکار فرمادیا کرتے تھے؛ لیکن اس کے باوجود آپ بڑے مال دار تھے، جس دن حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا اور انہوں نے اپنے بیٹے کو اپنے قرضوں کی ادائیگی کی وصیت کی تو ایک لاکھ درہم کا قرضہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کا نکلا۔

آپ کی مالی ثروت اور عزت وجاہ

''دارالندوہ'' (قریش کے لیے یہ گھر قائم مقام عدالت کے تھا، یہاں سردارانِ قریش کی مجالس ومحافل جما کرتی تھیں، اس جگہ کی خصوصیت یہ تھی کہ اس مکان میں کوئی ایسا شخص داخل نہیں ہوسکتا تھا، جس کی عمر چالیس سال سے کم ہو، سوائے حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کے کہ ان کی عمر اس وقت پندرہ سال تھی، وہ اس گھر میں کفار ومشرکین کی مجالس میں شریک ہوا کرتے تھے،) انھیں کی ملکیت تھا، جو آپ علیہ الصلاۃ والسلام اور خلفائے راشدین کے زمانے میں آپ کے پاس ہی رہا، بعد ازاں! انہوں نے وہ ''دارالندوہ'' ایک لاکھ دراہم (اور ایک روایت کے مطابق چالیس ہزار دراہم) کے بدلے سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ فروخت کردیا، اس موقعے پر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے ان سے کہا کہ آپ نے تو قریش کی عزت (والی جگہ)

فروخت کردی، انہوں نے جواب میں فرمایا: بھتیجے! تقوی کے سوا تمام کے تمام کام ختم ہوگئے اور ہو جائیں گے، صرف تقوی ہی باقی رہے گا، اے بھتیجے! میں نے یہ مکان شراب کے ایک مشکیزے کے بدلے خریدا تھا، اب میں اس کے بدلے جنت میں گھر خریدوں گا، اے بھتیجے! تم گواہ رہو، میں نے اس گھر کے بدل میں ملنے والی رقم کو اللہ کی راہ میں دے دیا۔

آپ کی سخاوت

آپ سخاوت میں بھی کسی سے پیچھے نہیں تھے، حضرت زبیر بن بکار کا بیان ہے کہ ایک سال حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے حج کیا، ان کے ساتھ سو اونٹ اور سو بکریاں اور سو خدمت گزار تھے، جن کی گردنوں میں چاندی کے ہار تھے، جن پر لکھا ہوا تھا کہ یہ حکیم بن حزام کی طرف سے اللہ کی راہ میں آزاد کردہ غلام ہیں، پس آپ نے انھیں آزاد کردیا اور تمام جانور انھیں ہدیہ دے دیے۔

آپ کا نام ونسب

آپ کا پورا نام ونسب: ''حکیم بن حزام بن خولید بن اسد'' ہے، آپ کے بیٹے کا نام ''خالد'' ہونے کی وجہ سے آپ کی کنیت ''ابو خالد مکی'' تھی۔ خاندانِ نبوی کے ساتھ بھی ان کا ایک رشتہ ہے کہ آپ علیہ الصلاۃ والسلام کی سب سے پہلی زوجۂ مطہرہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ان کی پھوپی تھیں۔

آپ کی عمر اور وفات

آپ نے ایک سو بیس سال کی عمر پائی اور عجیب بات یہ کہ آپ کی زندگی کے ساٹھ سال کفر کی حالت میں گذرے اور ساٹھ سال اسلام کی حالت میں۔ آپ کی وفات کس سال میں ہوئی؟ اس بارے میں چار اقوال ملتے ہیں، ۵۰ ہجری، ۵۴ ہجری، ۵۸ ہجری اور ۶۰ ہجری۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ۔ (البداية والنهاية، سنة أربع وخمسين، حكيم بن حزام: ٦٨/٨، دارالفكر. الإصابة في تمييز الصحابة، ذكر من اسمه حكيم: ١١٢/٢، دار الجيل، بيروت)

بیت اللہ میں کس کس شخص کی پیدائش ہوئی؟

جیسا کہ ان صحابی رسول حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کے بارے میں ذکر ہوا کہ ان کی

پیدائش بیت اللہ کے اندر ہوئی تھی، تو اسی طرح کوئی اور بھی شخص بیت اللہ کے اندر پیدا ہوا یا نہیں؟ اس بارے میں تتبع کتب سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ راجح قول کے مطابق بیت اللہ کے اندر ان کے علاوہ کسی اور شخص کی ولادت نہیں ہوئی۔ ملاحظہ ہو:

"المستدرك على الصحيحين" میں مذکور ایک روایت کے راوی "حضرت مصعب بن عبداللہ رحمہ اللہ" حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کے بیت اللہ کے اندر پیدا ہونے کا ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں: "ولم يُولَد قبلَه ولا بعدَه في الكعبة أحدٌ". کہ ان سے پہلے اور نہ ہی ان کے بعد کوئی بھی کعبہ میں پیدا نہیں ہوا۔ (المستدرك على الصحيحين، ذكر مناقب حكيم بن حزام القرشي رضى الله عنه، رقم الحديث: ۶۰۴۴، ۳/۵۵۰، دار الکتب العلمیہ)

اس کے علاوہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کے بیت اللہ کے اندر پیدا ہونے کا ذکر امام مسلمؒ نے "صحیح مسلم" (رقم الحديث: ۱۵۳۲، كتاب البيوع، باب: الصدق في البيع والبيان) میں۔ علامہ مناویؒ نے "فیض القدیر" (رقم: ۱۲۶۰، ۲/۳۷) میں۔ علامہ ذہبیؒ نے "سیر اعلام النبلاء" (رقم الترجمہ: ۱۲، حکیم بن حزام: ۳/۴۶) میں۔ علامہ ابن حبانؒ نے "الثقات" (رقم الترجمہ: ۲۲۵، ۳/۷۱) میں کیا ہے۔

نیز! کتب الرجال میں جہاں بھی حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کا ترجمہ موجود ہے، وہاں ان کے بارے میں یہ بات موجود ہے کہ وہ بیت اللہ کے اندر پیدا ہوئے۔

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی بیت اللہ میں ولادت کی تحقیق

بعض حضرات نے خلیفہ رابع، امیر المؤمنین حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے بارے میں ذکر کیا ہے کہ ان کی پیدائش بھی بیت اللہ کے اندر ہوئی تھی، ملاحظہ ہو:

"امام حاکم رحمہ اللہ نے المستدرک میں ایک روایت ذکر کی ہے، جس میں راوی حدیث مصعب بن عبداللہ رحمہ اللہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کے بیت اللہ کے اندر پیدا ہونے کا ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں: "ولم يولد قبله ولا بعده في الكعبة أحد". کہ نہ ان سے پہلے اور نہ ہی انکے بعد کوئی بھی کعبہ میں پیدا ہوا۔ لیکن اس پر امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "وَهِمَ مصعبٌ في الحرف الأخير، فقد تواترت الأخبار أن فاطمة بنت أسد ولدت أمير المؤمنين علي بن أبي طالب كرم الله وجهه في جوف الكعبة". کہ اس آخری بات میں

''مصعب'' کو وہم ہو گیا ہے، اس لیے کہ یہ بات تواتر سے ثابت ہے کہ فاطمہ بنت اسد نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بیت اللہ کے اندر جنم دیا ہے۔ (المستدرک علی الصحیحین، ذکر مناقب حکیم بن حزام القرشی رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: ۶۰۴۴، ۵۵۰/۳، دارالکتب العلمیہ)

شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ''واز مناقب علي رضی اللہ عنہ کہ در حین ولادت او ظاہر شد یکی آن است کہ در جوف کعبہ معظّمہ تولد یافت. قال الحاكم في ترجمة حكيم بن حزام قول مصعب؛ فيه: "ولم يولد قبله ولا بعده في الكعبة أحد" مانصه: "وهم مصعب في الحرف الأخير، فقد تواترت الأخبار أن فاطمة بنت أسد ولدت أمير المؤمنين علي بن أبي طالب كرم الله وجهه في جوف الكعبة".(ازالة الخفاء عن خلافة الخلفاء: ٣٥٩/٦)

لیکن یہ بات دعوی بلا دلیل کی قبیل سے ہے؛ اس لیے کہ کتبِ احادیث یا کتبِ رجال میں حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی بھی شخص کے بیت اللہ میں پیدا ہونے کا ذکر موجود نہیں ہے، چہ جائیکہ اس بارے میں روایات یا آثار واخبار تواتر تک پہنچی ہوئی ہوں، حدِ تواتر تک پہنچ جانے والی روایات کو نہ تو امام حاکمؒ نے ذکر کیا اور نہ ہی کسی اور کتاب میں وہ ملتی ہیں۔

رہ گئی قائلین کی بات؛ تو وہ محض انہی قائلین کی بات ہے، جو بلا کسی سند کے ذکر کی گئی ہے۔ نیز قائلین میں سے تقریباً سب نے امام حاکم رحمہ اللہ کے قول کو بنیاد بناتے ہوئے اس بات کا ذکر کیا ہے، جب کہ علامہ سیوطی اور علامہ نووی رحمہما اللہ نے بالتصریح ان حضرات کی تردید فرمائی ہے۔

علامہ سیوطیؒ نے امام حاکم رحمہ اللہ کے قول کو ضعیف قرار دیا ہے۔

قال شيخ الإسلام: ولا يعرف ذلك لغيره، وما وقع في "مستدرك الحاكم" - من أن عليا وُلِدَ فيها - ضعيفٌ.(تدريب الراوي، النوع الستون: التواريخ والوفيات، فرع الثاني: صحابيان عاشا ستين سنة في الجاهلية: ٤٨٢/٢، دار العاصمة)

اور علامہ نوویؒ نے بھی امام حاکم رحمہ اللہ کے قول کو ضعیف قرار دیا ہے۔

"قالوا: ولد حكيم [بن حزام] في جوف الكعبة، ولا يعرف أحد ولد فيها غيره، وأما ما روي أن علي ابن أبي طالب رضي الله عنه ولد فيها؛ فضعيف عند العلماء". (تهذيب الأسماء واللغات للنووي، حرف الحاء، حكيم بن حزام: ١٦٦/١، دارالكتب العلمية)

اس کے علاوہ علامہ حسین بن محمد الدِّيار البَكْري (المتوفی: ۹۶۶ھ) نے تاریخ الخمیس میں ذکر کیا کہ کہا جاتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کعبہ میں پیدا ہوئے؛ لیکن یہ بات ثابت نہیں ہے۔

ملاحظہ ہو: "ويقال: ولادته في داخل الكعبة، ولم يثبت". (تاريخ الخميس في أحوال أنفس النفيس، ذكر علي بن أبي طالبؓ: ۲/۲۷۵، دار صادر)

اسی طرح شرح نہج البلاغہ لابن عبدالحمید بن ھبۃ اللہ (المتوفی: ۶۵۶) میں مذکور ہے:

"واختلف في مولد علي [رضي الله عنه] أين كان؟ فكثير من الشيعة يزعمون أنه ولد في الكعبة، والمحدثون لا يعترفون بذٰلك، ويزعمون أن المولود في الكعبة حكيم بن حزام بن خويلد بن أسد بن عبد العزى بن قصي". (شرح نهج البلاغة، القول في نسب أمير المؤمنين علي بن أبي طالب وذكر لمع بسيرة من فضائله: ۱/۱٤، دار الجيل)

اسی طرح السيرة الحلبية لعلي بن إبراهيم الحلبي (المتوفى: ۱۰٤٤ھ) میں مذکور ہے: " وكون علي .... ولد في الكعبة.........قيل الذي ولد في الكعبة حكيم بن حزام، قال بعضهم : لا مانع من ولادة كليهما في الكعبة، لٰكن في النور: حكيم بن حزام ولد في جوف الكعبة، ولا يعرف ذٰلك لغيره، وأما ما روي أن علياً ولد فيها، فضعيف عند العلماء". (السيرة الحلبية، باب تزوجه صلى الله عليه وسلم خديجة بنت خويلد: ۱/۲۰۲)

❁ ❁ ❁